بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۞ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۱ | ۹ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش | ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۲ ھ | ۹ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۸۹

مدینۃ المسیح

22

قادیان ۹ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج دن میں کھانسی میں کمی رہی لیکن درد نقرس زیادہ ہوگیا۔ احباب جماعت حضور کی کامل صحت کیلئے دعاؤں میں مصروف رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طبیعت آج نسبتاً بہتر رہی۔ مگر نقاہت بہت ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا دربار صاحب امرتسر میں دو لیکچر اور چیف خالصہ دیوان امرتسر میں ایک لیکچر دینے کے بعد واپس آئے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

بندہ کا تعلق خدا سے کونسا مذہب پیدا کرتا ہے؟

آریہ سماج کے سالانہ جلسہ میں ایک مشہور آریہ لیڈر لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان "دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور" نے تقریر کرتے ہوئے یہ ادعا کیا۔ کہ "ویدک دھرم آتما سے پرماتما کا سیدھا تعلق کرنا سکھاتا ہے" بجائے اس کے کہ اس کا کوئی ثبوت بھی پیش کرتے۔ اور بتاتے۔ کہ موجودہ زمانہ میں ویدک دھرم نے کس انسان کے آتما سے پرماتما کا سیدھا تعلق قائم کیا ہے۔ اور اس انسان میں دوسروں کی نسبت کیا خوبی پیدا ہوگئی ہے خواہ مخواہ دوسرے مذاہب کو نشانہ اعتراضات بنانا شروع کردیا۔ مثلاً آپ نے کہا۔

"یہ خوبی صرف ویدک دھرم میں ہی ہے کہ یہ آتما کا سمبندھ براہ راست پرماتما سے کرنے کا سادھن بتلاتا ہے۔ اس کی دوسروں میں آزادی نہیں ہے۔ دوسرے مذاہب میں اپنے اپنے بانیوں پر ایمان لانا لازمی ہے۔ مگر ویدک دھرم میں نہ رشی دیانند حائل ہوتے ہیں اور نہ مہرشی گوتم وغیرہ...... رشی مہرشی لوگ ویدک دھرم کو بنانے والے نہیں تھے۔ چلانے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ تو اس کے پرچارک تھے۔ دوسروں کے ہاں یہ بات نہیں ہے۔ رشی لوگ بھی ہمارے جیسے انسان تھے۔ ہاں یہ بات ہے۔ کہ میں اگیانی (جاہل) ہوں۔ وہ گیان والے تھے میں کمزور ہوں وہ شکتی شالی تھے۔ ویدک دھرم کی یہ خوبی ہے۔ کہ آتما کا پرماتما سے تعلق کرانے میں درمیان میں کسی قسم کا پردہ اور روکاوٹ حائل نہیں کرتا...... دوسری کتابوں کو پڑھتے وقت آتما کا سمبندھ ان کے بنانے والوں سے ہوتا ہے۔ لیکن ویدوں کا سوادھیائے کرنے سے آتما کا تعلق براہ راست پرماتما سے ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اُن کے رچنے والا پرماتما ہے"۔ (آریہ گزٹ ۵ دسمبر)

اگر لالہ جی کوئی ایسا انسان پیش نہیں کرسکتے تھے۔ جس نے ویدک دھرم پر چل کر اپنے آتما کا تعلق براہ راست پرماتما سے قائم کرلیا تو کم از کم ویدکے حوالہ اتنا ہی بتادیتے۔ کہ ویدک دھرم نے آتما کا سمبندھ براہ راست پرماتما سے کرنے کا کیا سادھن (طریق) بتایا ہے لیکن افسوس کہ وہ اتنا بھی نہ کرسکے۔ اور صرف دعویٰ ہی کرکے رہ گئے۔ البتہ دوسرے مذاہب پر اعتراضات کرنے لگ گئے۔ ان اعتراضات کا تعلق جہاں تک اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات والا صفات سے ہے۔ اُسے پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ سراسر غلط اور بے سروپا ہیں۔ اور معترض کی ناواقفیت کا نتیجہ۔ بے شک اسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ مگر اس کا مطلب کیا ہے۔ یہ کہ آپ کو خدا کا رسول اور اپنے لئے کامل نمونہ سمجھا جائے۔ یہ یقین کرنے سے آپ نعوذ باللہ خدا اور اس کے بندہ کے درمیان حائل نہیں ہوجاتے۔ بلکہ بندہ کو اپنے حقیقی محبوب اور مطلوب کی بارگاہ تک پہنچاتے۔ اور ملاقات کراتے ہیں۔ اب غور فرمائیے اگر کسی بھولے بھٹکے کو کوئی سیدھا راستہ دکھلائے یا ناواقف اور انجان کو ساتھ لے کر اس کی منزل مقصود تک پہنچائے۔ تو کیا یہ کہا جائے گا۔ کہ فلاں شخص جس نے سیدھا راستہ بتایا۔ اور منزل مقصود پر پہنچایا۔ وہ پہنچنے والے کے راستے میں حائل تھا۔ یا یہ کہ جو کسی کی راہ نمائی کرے۔ اُسے راہ نما یا راستہ دکھلانے والا کہنا اپنے رستے میں روکاوٹ حائل کرنا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر خدا تعالےٰ کے رسول کے متعلق یہ ایمان لانا کہ وہ خدا کا رسول اور خدا تعالےٰ تک پہنچنے کا رستہ بتانے والا ہے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بلکہ ضروری ہے۔

دنیا کے معمولی معمولی علوم حاصل کرنے کے لئے برسوں استادوں سے پڑھنے اور سیکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ اپنے خالق اور مالک کے متعلق صحیح علم اور واقفیت حاصل کرنے اور اسکی رضا چاہنے کے لئے کسی استاد کی ضرورت نہ ہو۔ اسی کامل استاد کا نام اسلام میں رسول ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کی غرض یہ ہے۔ کہ خدا کو پانے کی جو تعلیم اس نے خدا سے حاصل کرکے بتائی۔ اس پر عمل کیا جائے۔ تاکہ خدا تعالےٰ سے انسان کا تعلق قائم ہوجائے۔

اتنی موٹی بات نہ سمجھتے ہوئے آریہ اس قسم کا اعتراض ہمیشہ سے کرتے چلے آرہے ہیں اور باوجود بارہا مدلل اور معقول رنگ میں سمجھانے کے اپنی ہٹ سے باز نہیں آتے۔

اسلام کے مقابلہ میں ویدک دھرم کی یہ خوبی بیان کی گئی ہے۔ کہ "رشی مہرشی لوگ ویدک دھرم کو بنانے والے نہیں تھے۔ چلانے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ تو اس کے پرچارک تھے"۔ معلوم نہیں دھرم کو بنانے اور چلانے سے مراد کیا ہے۔ اگر اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ رشیوں نے اپنے عملی نمونہ اور اپنے صحیح اور اعلیٰ علم کے ذریعہ ویدوں کے احکام کی (جو کہ ویدک دھرم کی بنیاد ہیں) تشریح و توضیح نہیں کی۔ وہ صرف یہی پرچار کرتے رہے۔ کہ ویدوں کے احکام بلکہ خواہ کسی کی سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔ اور ویدک تعلیم پر عمل کرو۔ خواہ کسی میں اس کے سمجھنے کی قابلیت ہو یا نہ ہو۔ تو غور فرمائیے۔ اس میں خوبی کی بات کیا ہے۔ کیا کسی استاد کا بچوں کو صرف یہ کہہ دینا کافی ہوتا ہے۔ کہ فلاں فلاں علوم کی کتابیں پڑھا کرو۔ اور کہا اس طرح کوئی عالم بن سکتا ہے۔ اسی طرح ویدوں کا پرچار بھی اس وقت تک کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرسکتا۔ جب تک ان کے احکام تشریح کرکے ذہن نشین نہ کئے جائیں۔ اور ان پر عمل کرکے نہ دکھایا جائے کہ فی الواقعہ وہ قابل عمل اور انسانی دائرہ قوت کے اندر ہیں۔ لیکن اگر دھرم کو بنانے اور چلانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی مذہب خدا کی طرف سے نہ ہو۔ بلکہ کسی انسان کی اختراع ہو۔ تو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام کے متعلق اس قسم کا خیال کوئی جاہل مطلق ہی کرسکتا ہے۔

کہنے کو تو کہہ دیا گیا ہے۔ کہ رشی مہرشی لوگ ویدک دھرم کو بنانے والے نہیں تھے۔ مگر یہ بھی صرف دعویٰ ہی ہے۔ کیا کوئی ویدک دھرمی ویدوں میں سے اس بات کا ثبوت پیش کرسکتا

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ دکھا سکتا ہے۔ کہ ایشور نے کہا ہو۔ کہ رشی مہرشی تو ویدوں کے پرچارک ہیں۔ ویدوں کے نازل کرنے والا میں ہوں قطعاً نہیں۔ اس کے مقابلہ میں اس قسم کی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ کہ رشیوں مہرشیوں نے وید بنانے میں کافی حصہ لیا۔ یہ فخر اور خوبی صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ کہ اس کی بنیا جس مقدس صحیفہ (قرآن) پر ہے۔ اس کے نازل کرنے والا خدا تعالیٰ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اور یہ حقیقت قرآن کریم میں خداتعالیٰ نے بیان فرمادی ہے۔ چنانچہ فرمایا انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا۔ یقیناً ہم نے اے رسول تجھ پر قرآن نازل کیا۔ پس آریوں کا یہ قیاس سراسر غلط ہے۔ کہ اسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نعوذ باللہ) بنایا۔ بلکہ آپ کے ذریعہ خداتعالیٰ نے دنیا کو اسلام ایسا کامل مذہب عطا فرمایا۔ جو نہ صرف انسانی زندگی کی ہر ضرورت کو احسن طور پر پورا کرتا ہے بلکہ اسی دنیا میں خداتعالیٰ سے بندہ کا تعلق قائم کردیتا ہے۔ اور ایسے انسان صرف اسلام میں ہی موجود ہیں۔

چندہ تحریک جدید کے متعلق ایک سوال کا جواب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے قلم سے

ایک صاحب نے یہ سوال پیش کیا۔ کہ اخبار الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ کہ سود کا روپیہ اشاعت اسلام میں دیا جائے۔ چونکہ تحریک جدید بھی اشاعت اسلام کی ایک شاخ ہے۔ اس لئے کیا سود کا روپیہ تحریک جدید میں دیا جا سکتا ہے؟ اس کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا:-

"ہرگز نہیں تحریک جدید میں سود کا روپیہ دینا تحریک جدید کی سخت ہتک ہے۔ تحریک جدید تو طوعی چندہ ہے۔ کیا سود کا روپیہ ادا کرنا طوعی ہے۔ کیا اس کو اپنے پاس روک رکھنے کا اختیار ان صاحب کو تھا۔ کیا یہ اس کی وجہ سے حکم قرآن کے مطابق دوزخ میں نہ جاتے۔"

سوال کرنے والے صاحب یا کسی اور دوست نے اگر سود کا روپیہ تحریک جدید کے چندہ میں دیا ہو۔ تو وہ حضور کا یہ ارشاد پڑھ کر فوراً اطلاع دیں۔ تحریک جدید جیسی پاک تحریک میں سود کا روپیہ ہرگز نہیں رکھا جا سکتا۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تمام انصار جماعت ہائے احمدیہ کا سالانہ اجتماع

جملہ انصار جماعت ہائے احمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ انصار جماعت کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۵ ار دسمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں جماعت کے انصار کو بکثرت شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ زعماء انصار کی حاضری لازمی ہے۔ اگر کوئی زعیم صاحب کسی عذر کی وجہ سے حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ تو وہ اپنی مجلس انصار اللہ کی طرف سے کسی کو نمائندہ منتخب کرکے بھجوائیں۔ تاکہ وہ جلسہ کی کارروائی سے واپس جاکر سب کو آگاہ کر سکے۔ اور اس کی باقاعدہ ذمہ داری اس پر عائد ہو۔

خاکسار عبدالرحیم درد قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

عید فنڈ اور کھال قربانی کی رقوم مرکز میں آنی ضروری ہیں

احمدی احباب کو بخوبی علم ہے۔ کہ عید فنڈ کا چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے عموماً ہر کمانے والے سے ایک روپیہ فی کس کے حساب سے مقرر ہے۔ جو وصول کرکے مرکز میں ارسال کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی کھال قربانی کی رقوم بھی مرکز میں بھیجی جاتی ہیں۔ تاکہ مرکزی انتظام کے ماتحت نہایت احتیاط کے ساتھ دینی کاموں میں صرف ہو کر بہترین ثواب کا موجب ہوں۔ چونکہ ہر نیک کام کو باقاعدگی اور استقلال کے ساتھ سرانجام دینے رہنمائی روحانی ترقیات کے حصول میں عمدہ اور مفید ہوسکتا ہے۔ اس لئے احباب کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ آنے والی عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر اس فرض کی ادائیگی میں زیادہ اخلاص اور مستعدی کے ساتھ اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ اور چندہ عید فنڈ اور کھال قربانی کی رقوم احتیاط اور کوشش کے ساتھ وصول کرکے مرکز میں بھجوائیں۔ (ناظر بیت المال)

سمندر پار کے محصورین کی ترجمانی جذبات

یہ قادیاں میں بعد از سلام کہہ دینا
پیام شوق بصد احترام کہہ دینا

دیار یار سے دور افتادہ ہیں۔ آپ جا
بلاؤں کا ہے بڑا زور تمام کہہ دینا

تڑپ رہے ہیں فراق حبیب میں دن رات
کسی کی یاد ہے شغل دوام کہہ دینا

نہ کوئی مونس و ہمدم بجز خدائے کریم
گزر رہے ہیں عجب صبح و شام کہہ دینا

ہمارے اہل و عیال اور ان کا صبر و شکر
کہ حال پوچھیں تو حمد و سلام کہہ دینا

وہ نوجوان وہ بچے نگاہیں وہ بوڑھے
ہے جن کے چہروں پہ نور کرام کہہ دینا

نہ بھولتے ہیں نہ بھولینگے پاک نقشے
گلی گلی میں وہ دینی نظام کہہ دینا

مگر ہے روح کو اک تقویت و عادت سے
انہی سے زخموں کا ہے التیام کہہ دینا

ہمیشہ پیش نظر ہے فریضہ تبلیغ
گواہ اس کے ہیں سب خاص و عام کہہ دینا

گزارتے تھے۔ جو غفلت میں اپنے سب اوقات
زباں پر ان کی ہے اللہ کا نام کہہ دینا

جو اپنی دولت و حشمت پہ ناز کرتے تھے
خراب حال ہیں اب صبح و شام کہہ دینا

قلوب ہو رہے ہیں نرم از پئے تسلیم
قبول ہوگا خدا کا پیام کہہ دینا

اک انقلاب طبائع پر آنے والا ہے
نئے نظام کا ہوگا قیام کہہ دینا

ہمارا فرض ہے اسلام کے اصول ان سے
بطرز دلکش و صد اہتمام کہہ دینا

خدا کے فضل سے موجود نوجوان میں کئی
اور ان کے ساتھ صحابہ عظام کہہ دینا

یہ دل کے جوش سے اٹھیں اور ان کو پہنچائیں
سکھا چکے ہیں جو ہم کو امام کہہ دینا

ہر ایک شہر میں بیٹھا نے کھول دیں اپنے
پلائیں پیاسوں کو بھر بھر کے جام کہہ دینا

ملائیں خلق کو خالق سے پھر۔ کہ آیا تھا
اسی لئے وہ مسیح انام کہہ دینا

اسی جناب کے انفاس روح پرور سے
ملے گی سب کو حیات دوام کہہ دینا

یہ ترجمانی احباب کی ہے اکمل نے
جو ہے مسیح کا ادنیٰ غلام کہہ دینا

اعلان تعطیل

عیدالاضحیٰ کی تعطیل کے باعث ۹ ر دسمبر بروز جمعرات "الفضل" شائع نہ ہوگا۔ اگلا پرچہ ۱۰ ر دسمبر بروز جمعہ شائع ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ (مینیجر)

درخواست دعا

جملہ بزرگان جماعت اور احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز و محبوب بھائی چودھری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔ کہ حضرت شافی مطلق محض اپنے فضل و رحم کے ساتھ آنعزیز کو شفائے عاجلہ و صحت کاملہ مرحمت فرمائے آمین۔

آنعزیز کو کئی سال سے بائیں گھٹنے میں شدید درد ہے۔ بعض ماہرین تشخیص امراض کا خیال ہے۔ کہ گھٹنے کے نیچے نئی ہڈی بن رہی ہے۔ ۱۴ ر اکتوبر ۱۹۴۳ء آنعزیز کا پاؤں غسل خانہ میں پھسل گیا۔ اور وہی گھٹنہ جس میں مدت مدید سے درد تھا ٹوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے آمین

خاکسار احمد شکر اللہ خان عزیز از ڈسکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیتِ امانت

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

سوال

ضلع گوجرانوالہ سے ایک عزیز تحریر فرماتے ہیں۔ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سورۂ احزاب کے آخر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا۔ اس آیت میں امانت سے مراد شریعت لی جاتی ہے۔ اور شریعت نام ہے مجموعہ احکام کا۔ مثلاً چور چوری کے ہاتھ کاٹو۔ زانی زانیہ کو کوڑے مارو۔ سُود نہ لو۔ جوا نہ کھیلو وغیرہ۔ پہاڑوں آسمانوں اور زمین کو ان احکام سے مخاطب کرنے یا ان کے سامنے ان احکام کے پیش کرنے کا کیا مطلب ہے۔ اور ان کے انکار ڈر اور خوف سے کیا مراد ہے"؟

جواب

اس آیت کے مختلف معنی کئے گئے ہیں مگر آپ کے سوال کے لحاظ میں صرف ایک پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور وہ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ "ہم نے الامانت یعنی قرآن مجید کو آسمانی فرشتوں اور زمینی آدمیوں حتیٰ کہ جبال یعنی بڑے بڑے انبیاء کے آگے بھی پیش کیا مگر ان سب نے اس امانتِ قرآن کے اٹھانے سے انکار کیا۔ اور ڈر گئے لیکن اس انسان کامل محمد رسول اللہ ؐ نے اسے اٹھالیا۔ کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا"۔

آپ کی ذہانت کی وجہ سے مجھے امید ہے۔ کہ آپ ان معانی سے اپنی دقتیں اب حل کرلیں گے۔ مگر تھوڑی سی مزید توجیہیں بھی کر دیتا ہوں۔ اوپر کی عبارت میں بعض الفاظ کو مَیں نے خط کشیدہ کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ ذرا تفسیر کے محتاج ہیں

(۱) امانت کے معنے مَیں نے قرآن کیوں لئے؟ یہ اس لئے کہ قرآن خود یہ معنی کرتا ہے۔ جہاں فرماتا ہے کہ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ (حشر) یعنی اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے۔ تو وہ خدا کے ڈر سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ سو اس آیت میں نزولِ قرآن سے پہاڑ کا ڈرنا دبنا اور پھٹنا ذکر کیا ہے۔ اور وہاں امانت سے پہاڑوں کا انکار اور ڈرنا لکھا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ قرآن ہی وہ امانت ہے۔ پس یہ تفسیر القرآن بالقرآن ہوئی

(۲) پھر آسمان زمین اور پہاڑ کے آگے واقعی قرآن کا پیش کرنا فضول اور بے معنی بات ہے۔ کیونکہ وہ تو اس امانت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اور ڈرنا تو ذی رُوح ہی کے لئے ہوتا ہے۔ فاسکر خدا کی آیات کی کوتاہی سے ڈرنا تو نہایت عقل اور سمجھ کا کام ہے۔ اس لئے یہاں آسمان زمین اور پہاڑ سے مراد آسمانی وجود یعنی فرشتے اور زمین سے مراد زمین کے آدمی یعنی عوام الناس اور پہاڑ سے مراد اس دنیا کے لوگوں میں بڑے بڑے وجود اور ہستیاں یعنی انبیاءؑ اور خواص ہیں۔ اور ایسا محاورہ اور استعارہ ہر زبان میں مستعمل ہے۔ اور خود قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ غرض اس امانت کے اٹھانے سے سب نے انکار کر دیا۔ یہاں ضروری نہیں۔ کہ ایک ایک کے سامنے قرآن پیش کیا گیا ہو۔ اور اس نے لفظی انکار کیا ہو۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ ان کی طاقت اور فطرت ہی اس بار امانت کے اٹھانے کے قابل نہ تھی۔ چنانچہ زبانِ حال سے انہوں نے انکار کر دیا۔ یہ زبان حال سے انکار کیا ہی ہے۔ جیسا آدم کی اولاد کا زبان حال سے الستُ بربکم کے جواب میں بلیٰ کہنا یا زمین آسمان کا اتینا طائعین کہنا۔ اسی طرح ڈرنے سے بھی یہ مراد ہے۔ جیسا کہ سورۂ حشر کی آیت میں ان کا حالی طور پر ڈرنا مذکور ہوا ہے۔ نہ کہ قالی طور پر یعنی قرآن اتنی عظیم الشان امانت ہے۔ کہ اگر ان ہستیوں پر نازل کی جاتی۔ تو وہ اس امانت کے بوجھ کو نہ برداشت کر سکتے۔ بھلا جو حربہ جو ساری دنیا کے لئے ابد تک ہو۔ اسے یہ مختص المقام اور مختص القوم پیغمبر کہاں چلا سکتے تھے۔ اور بعض نے تو زبانِ قال سے بھی اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔ مثلاً یہی دیکھ لیں۔ کہ قرآن سے پہلے سب سے اعلیٰ اور ارفع کتاب تورات تھی۔ اور سب سے زیادہ مقبول امت یہود کی امت تھی۔ انہوں نے ہی یہ خدا کا پُر جلال کلام سننے سے انکار کر دیا تھا۔ اور ڈر گئے تھے۔ تو اللہ تعالےٰ نے موسیٰ کو الہام کیا۔ کہ اب میں ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا۔ یعنی قرآن مجید (استثنا باب ۱۸ آیت ۱۵-۲۰) چنانچہ تورات میں لکھا ہے۔ کہ

"خداوند تمہارا خدا تمہارے لئے تمہارے بیچ سے یعنی تمہارے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا یہ تمہاری اس درخواست کے مطابق ہوگا۔ جو تم نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن حورب میں کی تھی۔ کہ ہم کو نہ تو خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سننی پڑے۔ اور نہ ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہو۔ تاکہ ہم مر نہ جائیں۔ اور خداوند نے مجھے کہا۔ کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے حکم دونگا وہی وہ ان سے کہیگا۔ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنیگا۔ تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا"

اس عبارت میں اشفقن منھا (مر نہ جائیں) قرآن مجید (اپنا کلام) امانت (میرا وہ حکم جو وہ نبی لوگوں کو پہنچائے گا) اور پھر جس کا حساب خدا ان سے لے گا) خوب واضح کر کے بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس آیت کو خوب حل کرتے ہیں۔

(۳) انہ کان ظلوما جھولا۔ انسان کامل کو ظلوم وجہول کہنا (جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے) مقام مدح میں ہے۔ نہ کہ مقام ذم میں۔ یعنی یہ رسول انسان ہے۔ جو خدا کی محبت اطاعت عبودیت اور امانت برداری میں نہایت درجہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اور اپنے ہر ذاتی مفاد کو بھول جانے والا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھو حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں میں ظلوم وجہول کی بحث)

(۴) الانسان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود میں نے اس لئے مراد لیا ہے۔ کہ اول تو آپ ہی خلاصہ انسانیت ہیں اور سب سے عظیم الشان انسان ہیں۔ دوسرے اس آیت سے معاً پہلے یہ آیت آتی ہے۔ ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ پس اگلی آیت میں اسی رسول کو الانسان کہا گیا ہے۔ اور ذرا مزید غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا۔ کہ تمام سورۂ احزاب دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے متعلق ہی ہے۔ جس میں اول سے آخر تک آپ کی ذات بابرکات کا ہی ذکر ہے۔ اور آخر میں یہ آیت گویا خلاصہ ہے حضور کے کمالات کا۔ پس چونکہ ساری کی ساری سورۃ میں آپ کا ہی ذکر ہے۔ اس لئے آخری آیت میں جس الانسان کی طرف اشارہ ہے۔ وہ وہی انسان ہو سکتا ہے۔ جس کی تعریف میں یہ سورۃ نازل ہوئی ہے۔

آپ کے ارشاد کے مطابق میں یہ جواب "الفضل" میں شائع کر دیتا ہوں۔ اور گو یہ مجمل ہے تاہم آپ بطور خود اسے پھیلا سکتے ہیں ÷

انسدادِ حقہ نوشی کے سلسلہ میں

ضروری ہدایت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتاویٰ کی رُو سے حُقہ پینا لغو افعال میں داخل ہے۔ اور مومن کی شان یہ بیان کی گئی ہے والذین ھم عن اللغو معرضون۔ کہ مومن لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس بارہ میں نظارت تعلیم وتربیت کے تربیتی اجلاس میں بھی انسداد حُقہ کے سلسلہ میں ذیل کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

"شارع عام میں حقہ پینا بالکل روک دیا جائے۔ اور جو لوگ دوکانوں کے اندر یا گھروں کے اندر اجتماعی طور پر حقہ پیتے ہیں۔ ان کو بھی روک دیا جائے۔ اور سمجھایا جائے۔ کہ معذور اور مستثنیٰ لوگ اکیلے مخفی جگہ میں پی سکتے ہیں۔ ورنہ بصورت ثانی یہ امر حقہ کے انسداد کے خلاف ہے۔

عہدہ داران جماعت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ حقہ کے انسداد میں پوری کوشش فرمائیں گے اس کے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے مرکزی خدام الاحمدیہ کو بھی لکھا جا رہا ہے (ناظر تعلیم وتربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! برادر عبدالقیوم خان صاحب بٹالوی

ہمارے پیارے بھائی جان ۴۲ سال کی عمر میں بمقام پالم پور ۱۳ر اکتوبر فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے دن نعش قادیان لائی گئی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

بھائی جان کئی اعلیٰ خوبیوں کے مالک تھے اپنی سادہ طبیعت۔ اخلاق فاضلہ۔ فہم و فراست دُور اندیشی و تدبر۔ صاف دلی و شادمانی معاملگی اور والدین و سلسلہ سے سچی محبت کے باعث اپنوں کو محبوب اور غیروں کو [illegible] تھے۔ آپ کی طبیعت میں غور و خوض کا مادہ اور ہر بات کی تہ تک پہنچنے کی عادت تھی۔ آپ عزیزوں کے مددگار ہم بہن بھائیوں کے رہنما۔ مقامی جماعت کے رُوح رواں۔ والدہ صاحبہ کے جنہیں وہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ سچے مشیر اور ابا جان کے صلاح کار اور دستِ راست تھے۔

مرحوم نہایت زیرک تھے۔ گھر ہو یا باہر جس مجلس میں بیٹھتے پہلے اطمینان سے دوسروں کی باتیں سنتے۔ پھر سوچ بچار کے بعد ہر مسئلہ کے تاریک و روشن پہلو سامنے رکھ کر اپنا مشورہ پیش کرتے۔ آہ! وہ اپنے ساتھ مجالس کی رونق اور روشن دماغ بھی لے گئے۔

تجارت کا ملکہ

آپ کو تجارت سے خاص لگاؤ۔ اور ملکہ تھا۔ باوجود متواتر طبیعت کی خرابی کے کبھی بیکار رہنا گوارا نہ کیا۔ ہمیشہ جوانوں کی سی ہمت سے کام کرتے۔ اور اپنا گذارہ بخوبی چلاتے۔ اکثر کہا کرتے۔ کہ آدمی میں ہمت کے علاوہ تھوڑی سی سُدھ بُدھ ہو۔ تو تجارت میں کامیابی بہت سہل ہو جاتی ہے۔ ان کے مشورہ سے ہی میں نے بی۔ کام (تجارتی بی۔ اے) کیا۔ چند سال بعض حالات کی بناء پر ملازمت کی۔ وہ مجھے ہمیشہ تجارت کی طرف متوجہ کرتے۔ اور اسی وجہ سے میں نے ملازمت کو خیر باد کہہ کر تجارت کیطرف قسمت کی باگ موڑ لی ہے۔ انہوں نے جس کام میں ہاتھ ڈالا خدا کے فضل اور اپنے تدبر سے کامیاب و کامران رہے۔ تجارتی اغراض کیلئے سندھ بلوچستان۔ سرحد وغیرہ کی طرف جاتے تو ساتھ تبلیغ کے فرض سے بھی غافل نہ رہتے۔

احمدیت سے عشق

احمدیت کے مغز سے واقف اور اسلامی احکام کے پابند تھے۔ کبھی نماز قضا نہ کی۔ شدتِ مرض میں بھی لیٹے لیٹے یہ فریضہ ادا کرتے۔ جس روز فوت ہوئے۔ اس دن بھی باوجود دم کشی کی تکلیف کے چارپائی پر بیٹھ کر فجر کی نماز پڑھی۔ دل میں سلسلہ کی بہت محبت اور تبلیغ کا خاص ولولہ تھا۔ عام بحث مباحثہ سے احتراز کرتے۔ طرزِ گفتگو مدلل۔ مؤثر۔ دلچسپ اور دوستانہ ہوتا۔ ایک دفعہ چچا صاحب (جو ابھی تک احمدیت سے محروم ہیں) کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں مولوی عطاء اللہ بخاری سے ملاقات ہوئی۔ اور بات چیت شروع ہو گئی۔ اپنے مخصوص طرزِ کلام سے سلسلہ کے اس چرب زبان مشہور معاند کو بھی ساکت اور یہ کہنے پر مجبور کر دیا۔ کہ حافظ صاحب (چچا صاحب) اگر آپ کے بھتیجے جیسے سب احمدیوں کے اخلاق اور دماغ ہوں۔ تو احمدیت کی اشاعت کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی"۔

تجارتی سفر پر جاتے تو سلسلہ کا لٹریچر ہمراہ رکھتے۔ اور مناسب جگہ اشاعت کرتے۔ قدرتی طریقہ علاج کے سلسلہ میں جنوبی ہند کے ایک ہندو ڈاکٹر سے خط و کتابت تھی۔ اصل مقصد کے ساتھ ساتھ خطوط کے ذریعہ اس کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور تبلیغ کرتے رہے۔ وُہ احمدیت کے بیحد مداح ہو گئے۔ اور مزید تحقیق کا وعدہ کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس سکیم کو کہ نوجوان ممالک غیر میں تبلیغ کے لئے نکل جائیں۔ اور وہاں اپنے اخراجات کے خود کفیل ہوں۔ بہت مفید بتاتے۔ اور اس میدان میں کود نے کے لئے بے چین رہتے۔ اسی غرض سے افریقہ کا پاسپورٹ بھی لے رکھا تھا۔ تا وہاں تجارت کے ساتھ تبلیغ بھی کریں۔ مگر صحت کی خرابی کی وجہ سے یہ کشت امید ہری نہ ہو سکی۔

علمی مذاق

بھائی جان ایک اعلیٰ علمی مذاق رکھتے تھے تعلیم میٹرک تک بھی نہ تھی۔ مگر مطالعہ بہت وسیع اور خاصی قابلیت کے مالک تھے۔ احمدیت کے علاوہ عام واقفیت بھی کافی تھی۔ شاعری کو خیالات کے اظہار کا بہترین ذریعہ خیال کرتے مگر غزلیہ شاعری سے نفرت تھی۔ سیاسی، اخلاقی اور عام علمی مذاق میں رنگے ہوئے شعر پسند کرتے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی صوفیانہ شاعری کے بے حد مداح تھے۔ اور دوستوں کو بھی اپنی نظمیں سناتے۔ آپ کا چیدہ چیدہ کلام اپنی نوٹ بک میں درج کر رکھا تھا۔ جو بذات خود ایک ضخیم کتاب ہے۔ اسی نوٹ بک میں مشہور حدیثیں مسنونہ دعائیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ دعائیں مشہور اقوال، مجرب بہی نسخے۔ مشہور تاریخی واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلیفہ اول رضؓ۔ دادا جان۔ دادی صاحبہ و دیگر بزرگان سلسلہ و خاندان کی تاریخہائے پیدائش و وصال وغیرہ درج ہیں۔ اپنے عزیزوں کے متعلق بھی ہر طرح کی واقفیت اس میں درج ہے۔ اپنی مکمل ہسٹری بھی درج ہے۔ جسے نظم میں لکھ رہے تھے۔ اور اب وہ ادھوری پڑی ہے۔

پچھلے سال موذی بیماری کے مقابلہ میں کچھ نڈھال ہو گئے تو بے اختیاری میں چند اشعار کہے۔ جن سے ان کی طبیعت اور مذاق کا پتہ چلتا ہے ؎

کہاں جاؤں کسے بپتا سناؤں
کروں کیا جس سے کچھ آرام پاؤں
نظر آتا نہیں کوئی معالج
کسے ڈھونڈوں نبض کس کو دکھاؤں
خلاصی گر نہیں ہے تجھ کو منظور
بلا لے تا وہاں آرام پاؤں
تمہیں حسن عمل کی پاس پونجی
وہاں بھی خوف ہے پکڑا نہ جاؤں
میرے دل کی امنگیں مٹ گئی ہیں
میں کیسے بے قراری کو چھپاؤں!
بہت دکھ والدہ کو دے چکا ہوں
ہے خواہش اور بھی دیتا نہ جاؤں
رفیقہ مبتلائے رنج و غم ہے
میں کیونکر اس کے رنجوں کو مٹاؤں
بہت بھٹکا پھرا مولا اب آخر
نہ کیوں دھونی ترے در پر رماؤں
ترے آگے بھلا مشکل ہی کیا ہے
ترحم کر۔ ترے قربان جاؤں

قدرتی علاج پر الفضل کے علاوہ انقلاب و دیگر اخبارات اور رسائل میں اکثر مضامین لکھتے۔ اسی مضمون پر ایک کتاب کا مسودہ بھی تیار کر رہے تھے۔ جو تشنۂ تکمیل رہ گیا۔

بچوں کی تربیت

بچوں کی تربیت کا خاص خیال تھا۔ خود اپنی بیماری کی وجہ سے صحت کے متعلق بہت حساس تھے۔ اکثر کہتے کہ شروع سے ہی سادہ غذا سادہ زندگی۔ سادہ عادات۔ بچوں کی زندگی کا جزو لاینفک ہونی چاہیئے۔ بچوں کی تربیت میں جبر کی بجائے حکمت عملی پر کاربند تھے۔ گھر سے دور بھی ہوتے۔ تو بچوں کی صحت اور تربیت کے متعلق خطوط کے ذریعہ ہدایات بھیجتے رہتے۔ ان میں خود اعتمادی، بہادری ہوشیاری کی رُوح پیدا کرنے کی سعی فرماتے

قدرتی علاج

مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے وقت سے کسی نہ کسی بیماری کا شکار رہے۔ عرصہ تک ڈاکٹری علاج کراتے رہے۔ ۱۹۳۰۔۳۲ء میں تپدق کے جراثیم پھیپھڑوں میں اچھی طرح سے سرایت کر چکے تھے۔ برادرم ڈاکٹر صاحب کی وجہ سے ڈاکٹری مشورہ اور علاج کی ہر طرح کی سہولت کے باوجود ایلوپیتھی طریقہ علاج سے مایوس ہو کر قدرتی علاج کے متعلق جستجو کی۔ اور اللہ کا نام لے کر شروع کر دیا۔ کہتے ہیں۔ کہ مریض آدھا ڈاکٹر ہوتا ہے۔ مگر بھائی صاحب ذہن رسا کی وجہ سے جو بھی علاج کرتے۔ اس پر اچھی طرح سے حاوی ہو جاتے۔ اور خود ایک معالج کا علم رکھتے ۱۹۳۲ء میں خود جب یہ علاج شروع کیا۔ تو بہت تیزی کی حالت تھی۔ خدا نے رحم کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد تیزی اور تکدر کم ہو گیا۔ اس کے بعد وفات کے وقت تک صحت اور بیماری کے جوار بھاٹا میں زندگی کے دن گزارے۔ لیکن موذی مرض شروع سے ہی اتنا گھر کر چکا تھا۔ کہ اتنا عرصہ محض خدا کے فضل۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور والدین کی دعاؤں سے زندہ رہے۔

آہ ہمارا محسن بھائی۔ ہمارا ہمدرد ساتھی۔ ہمارا سچا مشیر۔ خاندان کا خیر خواہ۔ سلسلہ کا محب ہم سے بچھڑ گیا۔ ایک بے بہا گوہر ہم سے چھن گیا۔ ان کی ذات ہمارے لئے طاقت ہمت اور نیکی کا موجب تھی۔ ان کے مشورے تجربہ اور اعلیٰ دماغ کا نچوڑ تھے۔ ان کی نصیحتیں ہماری زندگی کی دوڑ میں شمع راہ تھیں۔ ان کی باتیں ہمارے لئے تسکین کا موجب تھیں۔ چارپائی پر لیٹے لیٹے ان کے احکام ہمارے لئے نہایت اہم تھے۔ والدہ صاحبہ سے کبھی علیٰحدہ نہ ہونا چاہتے تھے۔ جہاں بھی جاتے

[illegible]

گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر میں کلرکوں کی بھرتی

فیڈرل پبلک سروس کمشن کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ان کی زیر نگرانی گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ اور اس کے ملحقہ دفاتر میں کلرکوں کی بھرتی کے لئے ۲۶ رفروری ۱۹۴۴ء کو ایک مقابلہ کا امتحان منعقد ہوگا۔ امتحان میں شرکت کے لئے کم از کم میٹرک یا اس کے برابر کا کوئی امتحان پاس ہونا ضروری ہے۔ نیز امیدوار کی عمر یکم جولائی ۱۹۴۳ء کو ۱۷ سال سے کم اور ۱۹ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ درخواستیں پبلک سروس کمشن مذکور کی مطبوعہ فارموں پر کمشن مذکور کو ۲۴ ردسمبر ۱۹۴۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ فیس داخلہ پندرہ روپے ہے۔ امتحان تین مضامین میں ہوگا۔ (۱) حساب (۲) جنرل نالج یعنی معلومات عامہ (۳) انگریزی (جس میں Precis writing ڈرافٹنگ۔ پروف کی تصحیح وغیرہ کے متعلق سوالات ہونگے) مزید تفصیلات اور درخواست کے فارم کے لئے سکرٹری۔ فیڈرل پبلک سروس کمشن کینڈی ہاؤس انیکسی شملہ Secretary Federal Public Service Commission Kenedy House Annexe Simla کو تحریر کیا جائے۔ (خاکسار محمد شریف چغتائی۔ نئی دہلی)

سپاہیوں کے لڑکے لڑکیوں کیلئے وظیفے

برطانی پنجاب کے رہنے والے موجودہ اور سابق سپاہیوں کے لڑکے لڑکیوں کو دینے کیلئے بہت سے ہائی سکول۔ اینگلو ورنیکلر اور ورنیکلر وظیفے موجود ہیں۔ یہ وظیفے ان امیدواروں کے لئے ہیں جو ورنیکلر فائنل اور مڈل سکول کا امتحان منعقدہ ۱۹۴۳ء پاس کر چکے ہیں۔ ان وظائف کی مالیت لڑکوں کے لئے ۱۰ روپے ماہوار اور لڑکیوں کے لئے ۱۲ روپے ماہوار ہے۔ اور یہ محکمہ تعلیم کے کسی منظور شدہ سکول میں اینگلو ورنیکلر حصہ کے لئے دو سال تک اور ورنیکلر حصہ کے لئے چار سال تک ملتے رہیں گے۔ جو امیدواران وظائف کے لئے درخواست کرنا چاہیں۔ وہ سکولوں کے انسپکٹر یا انسپکٹرس کے دفاتر سے مجوزہ فارم منگوالیں۔ اور اسے پُر کرکے اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس کو پیش کریں۔ جو انہیں ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب لاہور کے پاس بھیجدینگے ڈائرکٹر صاحب موصوف کے دفتر میں ایسی درخواستیں ۵ رجنوری ۱۹۴۴ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

اعلان بنام بقایاداران دارالشکر کمیٹی

مندرجہ ذیل احباب جن کے نام قطعات بھی نامزد ہو چکے ہوئے ہیں۔ ان کے ذمہ بڑی رقم بقایا ہوگئی ہے۔ اور ان کی جانب سے ماہواری قسط بھی بند ہے۔ فرداً فرداً بھی ان اصحاب کو اطلاع دی جارہی ہے۔ اور بذریعہ اخبار بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اصحاب اپنا بقایا ۲۰ ردسمبر ۱۹۴۳ء تک محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوادیں۔ اور اپنی ماہوار اقساط بھی باقاعدہ جاری رکھیں۔ ورنہ ان کے نام کمیٹی میں پیش کردئے جائیں گے۔ کہ ان کے نام جو قطعات ہیں۔ وہ بحق دارالشکر کمیٹی ضبط کرنے کے لئے غور کرے۔ ایسے بقایادار اصحاب کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) مکرمہ نجم النساء بیگم صاحبہ شاہدرہ ۳۵ بقایا آخر نومبر ۱۹۴۳ء تک -/۸/۵۹۵

(۲) ماسٹر غلام رسول صاحب پہلرون سرگودھا ۶۳ بقایا آخر نومبر ۱۹۴۳ء تک -/۸/۳۲۰

(۳) مرزا محمد حسین صاحب جبلپور ۲۳ بقایا آخر نومبر ۱۹۴۳ء تک -/۸/۳۲۹

خاکسار محمد الدین

خریداران الفضل سے ضروری گذارش

الفضل کے جن خریدار اصحاب نے وی پی رکوا کر الفضل کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ ازراہِ کرم بہت جلد ادائیگی فرمادیں۔ کیونکہ روزمرہ کے اخراجات کیلئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ احباب کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ الفضل کا چندہ بروقت اور باقاعدہ ادائیگی کرنا نہایت ضروری ہے۔

منیجر

ضرورت زمین

شیخ عبدالغنی صاحب احمدی دو کنال زمین قادیان میں خریدنا چاہتے ہیں۔ ریلوے روڈ پر مل سکے تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت معرفت مفتی محمد صادق صاحب قادیان

تریاق معدہ۔ معدہ کی تمام قسم کی امراض کو دور کرنے اور قوت ہاضمہ کو بڑھانے کے لئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت ۴۰ ٹکیاں عہ پیکنگ و محصولڈاک بذمہ خریدار عزیز کار مالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو سے دن

سولہ سو ۱۶۰۰ کوئن ٹیبلٹس کی فرمائش

۱۔ جناب حکیم الیس رحمان صاحب ندیہ سے لکھتے ہیں "حسب ذیل پتہ پر ایک ہزار ٹکیاں روانہ فرمادیں"

۲۔ جناب ایوب قریشی صاحب تحریر فرماتے ہیں "ازراہ کرم جلد پانچسو ۵۰۰ کوئن ٹیبلٹس بذریعہ وی پی بھجوا دیجئے گا"

۳۔ جناب محترم بذل الحق صاحب ٹپرا سے لکھتے ہیں "براہ مہربانی ایک سو ۱۰۰ کوئن ٹیبلٹس جلد بذریعہ وی پی روانہ فرمائیے"

آپ بھی ملیریا کیلئے جلسہ سالانہ پر رعایتی قیمت سے

"کوئن ٹیبلٹس"

خریدیئے۔ اور محصول ڈاک بھی بچائیے۔ ۲۱ ردسمبر سے ۴ رجنوری تک دو روپیہ میں ۱۲۰ ٹکیہ

دی کوئن سٹورز قادیان

اکسیر اٹھرا

حضرت حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہم نے اکسیر اٹھرا کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا جو اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اسقدر اعلیٰ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر کہیں سے نہ ملیں گی۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی "سرمہ ممیرا خاص" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۱ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۶ دسمبر۔ سٹاک ہالم سے اطلاع آئی ہے کہ جرمنوں نے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن پر بیس لاکھ کورور (ڈنمارک کا سکہ) تعزیری جرمانہ کر دیا ہے۔ شہر کا جرم یہ ہے۔ کہ وہاں ایک جرمن سپاہی کو کسی نے ہلاک کر دیا تھا مگر اس کے باوجود تباہ کاری کی وارداتوں میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ آج صبح ایک فیکٹری میں دو بم پھٹے۔ کل ایک ہوٹل میں جہاں جرمن سپاہی عموماً جمع ہوتے ہیں دھماکا ہوا۔

لنڈن ۶ دسمبر۔ ساؤتھ ہمٹن میں ایک ہوائی حملہ کیا گیا۔ اس میں چھ ہزار ٹن بم گرائے ہوئے تھے۔ تیس مکانوں کو نقصان پہنچا۔ کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ طیارہ ران بھی بچ گیا۔

امرتسر ۶ دسمبر۔ موضع راناکالا میں سکھوں نے ایک موذن کو قتل کر دیا تھا۔ امرتسر کے سیشن جج نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ گوردت سنگھ کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ پرام سنگھ رام سنگھ۔ بھائی سنگھ نمبر ۱۔ گوپال سنگھ اور کرتار سنگھ کو عمر قید کا مستوجب گردانا گیا۔

ریڈیو جنیوا ۶ دسمبر۔ یہاں کے سیاسی حلقے یہ یقین کر چکے ہیں کہ جونہی جرمن عوام کو جنگ کی موجودہ صورت حالات کا پورا علم ہوگا۔ وہ یکایک حوصلہ ہار بیٹھیں گے۔

لاہور ۶ دسمبر۔ سونا ۷۵ روپے ۸ آنے۔ چاندی ۱۲۳ روپے۔ پونڈ ۵۱ روپے ۸ آنے۔

امرتسر ۶ دسمبر۔ سونا ۷۸ روپے۔ چاندی ۱۲۳ روپے۔ پونڈ ۵۱ روپے ۸ آنے۔

لنڈن ۶ دسمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سٹالن گراڈ میں دس ہزار مکانات تعمیر ہو گئے ہیں۔ کارخانے کھل گئے ہیں۔ اور ان میں کام شروع ہو گیا ہے۔

بھوپال ۶ دسمبر۔ حکومت بھوپال نے دوکانداروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی اپنی دکانوں پر ہر ایک چیز کی قیمت لکھ کر لگائیں اور ۱۹۴۳ء میں اور اب جس قدر اسٹاک ان کے پاس موجود تھا۔ یا ہے۔ اس کی فہرست تیار رکھیں۔

پٹنہ ۶ دسمبر۔ ہزایکسی لینسی گورنر بہار نے صوبائی جنگی کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اتحادیوں کی ان فتوحات کا ذکر کیا۔ جو تمام محاذوں پر ہو رہی ہیں۔ جنگ کے رنگ بدل دینے والے کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کیلئے جنگ کا فیصلہ اس وقت تک تسلی بخش نہیں ہو سکتا

جب تک برما۔ ملایا۔ سیام اور فرانسیسی ہند چینی کو جاپانیوں کے تسلط سے آزاد نہ کرا لیا جائے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ طہران میں مارشل سٹالن مسٹر روزویلٹ اور مسٹر چرچل کی گفتگو کے بعد مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ میں ایک اور کانفرنس قاہرہ میں ہوئی۔ اس کی تفصیل ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ دونوں نے ٹرکی کے صدر عصمت انونو سے بھی گفتگو کی۔ اس خبر سے جرمنوں میں بہت بے چینی پھیل گئی ہے۔ اور وہ اس بے چینی کو چھپا بھی نہیں سکے۔ پولیٹیکل معاملات میں رائے زنی کرنے والے ایک جرمن نے کہا۔ صدر ترکی کا قاہرہ جانا اور چرچل اور روزویلٹ سے ملاقات کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ اس کے خاص معنی ہیں۔ کیونکہ یہ ملاقات طہران کانفرنس کے معاً بعد کی گئی ہے۔

ماسکو ۷ دسمبر۔ ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ روسی طہران کانفرنس کے متعلق اعلان سے محسوس کر رہے ہیں کہ برطانیہ اور امریکہ میں پورا پورا اتحاد ہو گیا ہے۔ جسے مارشل سٹالن نے بھی منظور کر لیا ہے۔ جن کی لیڈرشپ پر روسیوں کو پورا پورا اعتماد ہے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ لنڈن کے اخبارات نے طہران کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق پورا پورا اعتماد ظاہر کیا ہے۔ لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے کہ تمام باتیں پورے سمجھوتے سے طے ہو گئی ہیں لڑائی کا دوسرا یا تیسرا مورچہ قائم کرنے کے متعلق عرصہ سے جو جھگڑا چلا آ رہا تھا۔ اسے اب ختم ہو جانا چاہیئے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ اٹلی میں جنگ کے متعلق ایک نامہ نگار نے کل شام تک کی جو حالت بیان کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اتحادی فوج آگے بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ اور راستے بھی بڑے کٹھن ہیں۔ مگر ترقی کی جا رہی ہے۔ کمونو پہاڑ کی اکثر چوٹیوں پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ پانچویں فوج اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اور کئی جگہوں پر اس نے قبضہ کر لیا ہے۔ آٹھویں فوج کی کارروائی میں اگرچہ موسلادھار بارش کیوجہ سے سخت رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ مگر پھر بھی اس نے مورو دریا پار کر لیا ہے۔

ماسکو ۷ دسمبر۔ روسی فوجیں زنامنکا کے بالکل پاس پہنچ رہی ہیں۔ ایک دستہ صرف ۶ میل دور رہ گیا ہے۔ دوسرا دستہ دوسری طرف سے ۱۰ میل۔ کیف کے بلند مورچے پر جرمنوں نے زوردار جوابی حملے کئے۔ مگر انہیں منہ توڑ جواب دیا گیا۔ سفید روس میں روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔

واشنگٹن ۷ دسمبر۔ بحرالکاہل جنوبی میں ہوائی جہاز لے جانے والے امریکی جہاز بہت مدد دے رہے ہیں۔ جزیرہ مارشل میں دشمن کی چوکیوں پر زوردار حملے کئے گئے۔ نیو برٹن میں اہم چھاؤنیوں پر بم برسائے گئے۔ دشمن کے پانچ بجروں کو تباہ کر دیا گیا۔ چھ ہزار ٹن کے ایک جہاز کو آگ لگا دی گئی۔ نیوگنی میں دشمن کے رسد کے راستوں پر حملے کئے گئے۔ اور دو پلوں کو تباہ کر دیا گیا۔ سالومن کے جزیرے میں دشمن کے اڈوں اور ذخیروں پر بم برسائے گئے۔ امریکی غوطہ خور کشتیوں نے گیارہ جاپانی تجارتی جہازوں کو ڈبو دیا۔

لنڈن ۶ دسمبر۔ وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی طیاروں نے لیپزگ پر ۵۰۰ ٹن بم گرائے۔ لیپزگ جرمنی کا پانچواں بڑا شہر ہے۔ اور یورپ بھر میں ریلوں کا سب سے بڑا جنکشن ہے۔ اس کی آبادی آٹھ لاکھ ہے۔ روس کی جرمن فوجوں کو تمام سامان جنگ اس کے راستے بھیجا جاتا ہے۔

لاہور ۶ دسمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیڈیم میں ۳۰ و ۳۱ دسمبر و یکم و ۲ جنوری کو وار فنڈ کے سلسلہ میں ایک آل انڈیا کرکٹ میچ منعقد ہوگا۔ جس میں کرنل ہینڈو۔ سید وزیر حسن امرناتھ۔ مشتاق علی۔ جہانگیر خاں اور دلاور حسین حصہ لے رہے ہیں۔

پٹنہ ۶ دسمبر۔ ہزایکسی لینسی گورنر بہار نے پراونشل وار کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بہار اس فوج کی راہ میں واقع ہے جو برما پر خشکی سے حملہ کرنے کے لئے بڑھے۔ ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی کسی کوتاہی کے باعث اس فوج کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہونے دیں۔ دو بڑے خطرے نظر آتے ہیں قانون اور نظم کی شکست اور اقتصادی نظام کی شکست گذشتہ سال کانگرس کی بغاوت سے جرائم کی جو لہر پیدا ہو گئی تھی۔ ابھی اس کا اثر باقی ہے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ برلن ریڈیو نے یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ اتحادیوں کی سب کانفرنسیں ناکام رہی ہیں۔ حالانکہ اٹلی نے پانچ دن کے اندر اندر جب ہتھیار ڈالدئے تھے۔ تو یہ حملہ بھی اتحادی کانفرنس کے نتیجہ میں ہی کیا گیا تھا۔

کلکتہ ۷ دسمبر۔ سر فیروز خاں نون ڈیفنس ممبر کلکتہ کا دورہ کر کے دہلی روانہ ہو گئے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اتوار کو دشمن نے جو ہوائی حملہ کیا۔ اس سے کئی نئی باتیں سامنے آتی ہیں۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ خطرہ کی گھنٹی بجتے ہی حفاظت کی جگہ چلے جانا چاہیئے۔ کئی لوگ ہماری ہوامار توپوں کے گولوں کے ٹکڑوں سے اسلئے زخمی ہوئے

[illegible]

قادیان کی معزز ہستیاں اور موتی سرمہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سُرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے موتی سرمے سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی اور اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل تندرست اور ٹھیک ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بغیر آپ کے تقاضہ کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں کہ میری یہ تحریر شائع کر دیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفید ہو سکیں۔" دنیا اس کا اعتراف کر چکی ہے کہ ضعف بصر۔ ککرے جلن۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ جالا۔ گوہانجنی۔ شب کوری۔ ابتدائی موتیا بند۔ وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ آج محکمہ خوراک نے اعلان کیا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار ٹن غلہ کلکتہ بھیجا گیا ہے۔ اس میں وہ غلہ بھی شامل ہے جو باہر سے آیا۔ گویا اوسطاً چار ہزار ٹن یومیہ بھیجا گیا۔